بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائی تاریخ
مدرسہ محمدیہ استھانواں نالندہ

از

حضرت مولانا سید محمد ندوی
سابق ناظم مدرسہ محمدیہ استھانواں

شائع کردہ: مدرسہ محمدیہ استھانواں، نالندہ، بہار

اقامت گاہ مدرسہ محمدیہ استھانواں

تصویر: چھوٹی مسجد استھانواں

نام کتاب: ابتدائی حالت مدرسہ محمدیہ استھانواں

مصنف: حضرت مولانا سید محمد ندوی

صفحات: ۶۰

قیمت:

شائع کردہ: مدرسہ محمدیہ استھانواں

سال اشاعت: ۲۰۱۸

باہتمام:

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۳
۲	ابتدائی تاریخ مدرسہ محمدیہ یکم مارچ ۱۹۳۸ء تا ۱۹۴۳ء	۶
۳	تعزیتی جلسہ مجلس منتظمہ مدرسہ محمدیہ بروفات حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی، صدر مجلس منتظمہ مدرسہ محمدیہ	۲۹
۴	تعزیتی جلسہ مجلس منتظمہ مدرسہ محمدیہ بروفات بانی مدرسہ مولوی سید تقی الدین مرحوم	۳۲
۵	تاثرات وملاحظہ رپورٹ ابونعیم مبارک کریم سپرنٹنڈنٹ اسلامک اسٹڈیز	۳۴
۶	تاثرات حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ، صدر شعبہ دینیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد	۴۷

۷	تاثرات بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند	۵۱
۸	تاثرات مولوی سید نجم الہدیٰ، سکیرٹیری مدرسہ ایجکویشن بورڈ	۵۳
۹	کاروائی رپورٹ انجمن الفلاح (قیام مدرسہ محمدیہ کی تجویز)	۵۵
۱۰	کاروائی رپورٹ انجمن الفلاح	۵۸

مقدمہ

پیش نظر کتابچہ مولانا سید محمد ندوی (م ۱۳۹۵ مطابق ۱۹۸۵) سابق ناظم مدرسہ محمدیہ استھانواں کا تحریر کردہ ہے جواب تک قلمی تھا، اور طویل مدت گذر جانے کی وجہ سے جا بجا پھٹ گیا اور کرم خوردہ ہو گیا تھا، ان کے نواسے جناب ارجمند حسن صاحب وارثی کے پاس تھا، انہوں نے از راہ عنایت عطا فرمایا، تو خیال آیا کہ اس اہم دستاویز کو منظر عام پر آنا چاہئے۔ مولانا سید محمد ندوی روز اول سے مدرسہ کے شریک کار رہے، گرچہ یہ سوال اٹھتا ہے کہ پھر وہ پہلے ناظم کیوں نہیں بنے لیکن اس کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس مدرسہ کی تجویز پیش کرنے والے اور اس کے بانی سید تقی الدین استھانوی بھی صدر یا سکریٹری کی جگہ مدرسہ کے ممبروں کی صف میں نظر آتے ہیں، اس مختصر سے کتابچہ سے مولانا سید محمد ندوی کے اس مدرسہ سے تعلق کا اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے شروع سے اس کے اہم واقعات ریکارڈ کرنے اور اس کی ڈائری لکھنے کا اہتمام کیا، لیکن شاید اپنے حالات اور مشکلات کی بنا پر وہ زیادہ دنوں تک یہ سلسلہ جاری نہیں رکھ سکے، اس لئے صرف ۱۹۴۳ء تک کے واقعات ہی اس میں درج ہیں، کاش وہ یہ سلسلہ اپنی وفات یا سبکدوشی تک جاری رکھتے تو ہمیں بہت اہم وقعات کا علم ہوتا، اور اس بستی کی علمی تاریخ کا ایک اہم حصہ محفوظ

ہوجاتا،مولانا سید محمد ندوی کوقلم پر پوری قدرت تھی ،وہ مجلّہ کے مدیر بھی رہے ،لیکن ان کی نگارشات ہمارے سامنے نہیں ،اس کے ذریعہ شاید اس کی کچھ تلافی ہوسکے ،اس نامکمل تاریخ کے ساتھ ہم مدرسہ کے اور بھی نادر دستاویزات شامل کردئے ہیں، بالخصوص صدر مدرسہ حضرت مولانا گیلانی اور بانی مدرسہ سید تقی الدین استھانوی کی تعزیتی نشست کی رپورٹ بھی مولانا ہی کے قلم سے ہے،اس لئے درحقیقت وہ بھی اسی تاریخ کا ایک حصہ ہے،اس رسالہ کے قدیم کرم خوردہ مسودہ میں جہاں ہمیں بات نہیں سمجھ میں ،یا بہت سا حصہ مٹ گیا ہے ان میں جہاں بات نامکمل معلوم ہوئی وہاں قوسین کے درمیان اپنے چند جملے بڑھا کر بات مکمل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، بقیہ کوئی اور اضافہ نہیں ہے۔ساتھ ہی میں مدرسہ کی ابتدائی تجویز کا خاکہ ہمیں انجمن الفلاح کے کارروائی رجسٹر میں ملا اسے بھی ایک اہم تاریخ دستاویز سمجھ کر اس میں شامل کردیا گیا ہے، نیز معزز اہل علم بالخصوص مولانا مبارک کریم صاحب کے مفصل رپورٹ بھی اس میں شامل ہے کہ اب تک یہ اہم دستاویزات عام نگاہوں سے اوجھل تھیں۔ہمیں امید ہے کہ یہ اہم مجموعہ قارئین کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

والسلام

حافظ محمد حشمت علی

خادم مدرسہ محمدیہ

تاریخ مدرسہ محمدیہ استھانواں

از.....سید محمد ندوی

نحمد و نصلی علی رسولہ الکریم

استھانواں کی اہمیت: یہ بستی مختلف حیثیتوں سے بڑی تاریخی اہمیت و مرکزیت کی مالک ہے۔یہی کیا کم ہے کہ ہمیشہ سے یہ علم فن،معارف وروحانیت کا سرچشمہ رہی ہے، بڑے بڑے اکابر علم وفضل اس کی گود میں پلے اور آفتاب علم وحکمت بن کر چمکے اور دنیائے علم وادب کو مستنیر کرتے رہے۔حضرت مولنا سید وحید الحق بانی مدرسہ اسلامیہ بہار شریف،مولانا عبدالغنی وارثی مرحوم مصنف نعمت عظمیٰ وغیرہ،مولانا سید رحیم الدین مرحوم ایڈیٹر الپنچ ،مولانا محمد احسن صاحب مشہور استاد معقولات،مولانا حکیم سید محمد احسن صاحب مشہور مصنف خواص القرآن وغیرہ،ملک محمود الحق بیرسٹر،مولوی سید محمد حسین صاحب وکیل سابق وزیر تعلیمات ،اسی بستی کے رہنے والے تھے جن کے علمی وتعلیمی کارنامے معلوم ومشہور ہیں۔

حضرت مولانا شاہ برہان الدین شہیدؒ خلیفہ حضرت بختیار کاکیؒ [یہ بات قابل غور ہے ،قدیم مآخذ سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی] کا مزار پر انوار یہیں ہے،حضرت مولانا سید شاہ حمید الدین علیہ الرحمۃ [ان کے حالات کا بھی علم نہیں] کے روحانی فیوض کا سرچشمہ یہیں ابل رہا ہے۔قطب الاقطاب حضرت سید شاہ غوث علیؒ کا

وطن مبارک یہی خطۂ پاک ہے، جن کا مزار اقدس پانی پت میں ہے، اولیاء وشہدا کے مزارات بتاتے ہیں کہ مگدھ کے اس علاقے میں بڑے بڑے اولیاء وصلحا ادائے تبلیغ کا فرض انجام دیتے رہے، بودھی گیانیوں کا استھان یا استانہ یہی سرزمین ہے، آج بھی اس کی ٹیکری اور گڑھ گواہ ہے۔ خلجیوں کی حکومت کے وقت سے یہ جگہ اسلام اور اسلامی تبلیغ کا مرکز رہی، آس پاس کی بستیاں بھی اپنی اہمیت میں کم نہیں، سب جگہ اس کا پرتو پڑا، ایک نے دوسرے سے محبت وصلح کا رشتہ جوڑا اور فائدہ پہنچایا، یہ بالکل قدرتی بات ہے کہ وسط قلب میں جو بستی واقع ہو وہ آس پاس کی بستیوں کو فیض پہنچاتی ہے۔

تعلیمی کوششیں اور مدرسہ کی تاریخ: سلسلہ تعلیم وتعلم، درس وتدریس یہاں برابر رہا، خصوصاً ابتدائی تعلیم کا سب سے اچھا نظم رہا۔ حضرت مولانا وحید الحقؒ بانی مدرسہ اسلامیہ بہار شریف، مولانا عبدالغنی وارثی مرحوم سابق اول صدر محاسب سرکار عالی حیدرآباد دکن، مولانا سید رحیم الدین مرحوم سابق ایڈیٹر الہلال پٹنہ، مولانا محمد احسن صاحب مرحوم معقولی، جناب حافظ شرف الدین مدظلہ العالی کی توجہ وسعی بلیغ سے یہاں ایک عمدہ مدرسہ بھی قائم ہوا جس میں قاضی رضا حسین صاحب رئیس پٹنہ نے بھی دلچسپی لی، یہ مدرسہ کچھ دنوں کے بعد موڈل مکتب کی شکل میں بدل گیا اور بعض حالات کی بنا پر اوندہ منتقل ہو گیا، گو پھر بھی ابتدائی تعلیم کا سلسلہ کسی نہ کسی حد تک باقی رہا اور سلسلہ ختم نہیں ہوا، لیکن یہ بات برابر حاجی مولوی سید محی الدین صاحب

، مولوی سید تقی الدین، مولوی سید ہاشم صاحب ندوی، مولوی اسرار الحق وکیل، مولوی محمد اسحٰق صاحب وکیل، عبدالمجید صاحب وغیرہم دردمندان قوم [کو کھٹکتی رہی کہ؟]:

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں ہم بھی نہیں

[اس لئے] دینی ومذہبی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی جائے جس میں ابتدائی تعلیم کی طرف خاص توجہ ہو، متوسطات تک کی تعلیم ہو، امتحان میٹرک کی تیاری کے لئے ایک خصوصی درجہ اور صنعتی و باغبانی کی تعلیم کا شعبہ حسب موقع و وسعت قائم ہو، تحریر وتقریر اور دوسرے ذرائع سے طلبہ کے اندر وسعت نظر اور جذبات عالیہ پیدا کئے جائیں اور ایک ایسا تعلیمی ماحول پیدا کر دیا جائے جو طلبہ کی دینی و دنیوی فلاح کا ضامن ہو، چنانچہ یکم مارچ ۱۹۳۸ء کو مدرسہ محمدیہ کی بنیاد پڑ گئی اور تمام کام بدستور جاری ہے، مختلف مدارس کے دس تجربہ کار اساتذہ محنت وشوق ایثار واخلاص کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

الحاق کی درخواست: وسط مارچ ۱۹۳۸ء میں سکریٹری مدرسہ اکزامنیشن بورڈ کی خدمت میں الحاق کی درخواست دی گئی۔

سپرنٹنڈنٹ اسلامک اسٹڈیز کا معائنہ: خان بہادر مولانا مبارک کریم سپرنٹنڈنٹ اسلامک اسٹڈیز نے دو مرتبہ مدرسہ کا معائنہ کیا، ایک ذاتی طور پر، دوسرا ۴۱/اپریل ۱۹۳۸ء کو سرکاری طور پر۔ مولانا محترم مدرسہ کے نظم ونسق، بستی اور اطراف وجوانب کے غریب طبقہ کی تعلیمی سہولت، اساتذہ کے ایثار وخلوص، محنت و

جانفشانی کو دیکھ کر بہت متاثر اور خوش ہوئے اور ایک قیمتی رپورٹ کتاب المعائنہ میں تحریر فرمایا جس میں تعلیمی حالات اور اساتذہ کے طریقہ تعلیم کو قابل اطمینان بتایا اور اپنے اختیار سے ایک دن کی تعطیل مدرسہ کو دی۔

یاد اقبال: ۱۲/اپریل ۱۹۳۸ء کو مشہور شاعر مشرق کی حسرت ناک وفات پر جلسۂ تعزیت ہوا، طلبا اور اساتذہ نے تقریریں کیں، ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور مدرسہ بند کیا گیا۔

الحاق کی منظوری: ۴/مئی ۱۹۳۸ء کو سکریٹری مدرسہ بورڈ کا خط الحاق کی منظوری کے متعلق باقاعدہ بورڈ سے آیا۔

مجلس سیرت النبی: ۱۰/مئی ۳۸ء کو طلبا و اساتذہ کی طرف سے مجلس سیرت النبی ﷺ کا جلسہ منعقد ہوا، طلبا کی طرف سے عبدالوکیل متعلم فوقانیہ دوم، عبد الرشید خاں متعلم وسطانیہ چہارم نے تقریریں کیں، آخر میں مولانا ظہیر الدین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بہار و مولانا سید احمد صاحب ندوی نے سیرت پاک کے مختلف گوشوں پر موثر و پُرمغز تقریریں کیں، حاضرین تمام تقریروں سے بہت متاثر ہوئے۔

مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کا معائنہ: ۱۲/مئی کو مولانا مناظر احسن گیلانی صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ نے تمام درجوں میں گھوم گھوم کر معائنہ فرمایا، رجسٹروں کو دیکھا، اقامت خانہ ملاحظہ فرمایا، طلبا نے ایڈریس دیا، جس کا پر

جوش جواب دیا اور تعلیمی نشر و اشاعت پر اچھی تقریر فرمائی، مدرسہ کی انتظامی و تعلیمی حالت کو قابل اطمینان بتایا۔

مولوی سید انیس الحق صاحب کے اعزاز میں جلسہ: سفر انگلستان سے مولوی سید انیس الحق صاحب ایم-اے، ایم ایڈ کی کامیابی و حصول ڈگری پر ہدیۂ تبریک و تہنیت کے لئے ایک شاندار جلسہ بصدارت منشی سید علی کریم صاحب ۲۲/ستمبر ۱۹۳۸ء کو ہوا اس میں.....چائے کی دعوت دی گئی جس میں مدرسہ کے اساتذہ اور سرپرستان شریک تھے۔

اکابرین علم و ماہرین تعلیم کا مدرسہ میں ورود مسعود: ۴/اکتوبر ۱۹۳۸ء کا دن مدرسہ کی تاریخ میں انتہائی خوش قسمتی کا دن تھا جس دن ہندوستان کے .....ماہرین تعلیم و تربیت نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانی، علامہ سید سلیمان ندوی، ڈاکٹر عبدالحق صاحب سکریٹری انجمن ترقی اردو، صدر مدرسہ محمدیہ حاجی مولوی سید محی الدین صاحب و سید نجم الہدی صاحب پروفیسر اردو پٹنہ کالج، جو [انجمن ترقی اردو کی] کانفرنس کی شرکت کے لئے پٹنہ تشریف لائے تھے، مدرسہ محمدیہ کو اپنے قدوم مبارک سے شرف بخشا، مدرسہ کی طرف سے تمام معزز مہمانوں، مولانا شیروانی، علامہ سید سلیمان ندوی، ڈاکٹر عبدالحق صاحب وغیرہم کو ہار پہنایا گیا، مولانا شیروانی اور ڈاکٹر عبدالحق صاحب کی خدمت میں طلبہ نے ایڈریس پیش کئے، مولانا شیروانی نے نہایت موثر انداز میں جواب دیا، طلبہ و اساتذہ

کو عمدہ نصیحت فرمائی اور عربی تعلیم کے قیام و بقا کو اسلامی زندگی کے لئے ضروری قرار دیا، تنگی وقت کی وجہ سے مولانا شیروانی زیادہ قیام نہ کر سکے، شام کو طلبہ و اساتذہ کے سامنے ڈاکٹر عبدالحق صاحب نے زبان اردو کی خدمت کے متعلق پر جوش تقریر فرمائی ،اور ۵/ اکتوبر کو صدر مدرسہ حاجی مولوی سید محی الدین صاحب ،ڈاکٹر عبد الحق صاحب، سکریٹری مدرسہ بورڈ مولوی سید نجم الہدی ندوی نے مدرسہ کا معائنہ فرمایا اور اپنی غیر معمولی مسرت کا اظہار فرمایا۔

وسطانیہ بورڈ کا امتحان: وسطانیہ بورڈ کے امتحان ۳۸ء میں مدرسہ کے چار لڑکوں نے شرکت کی اور چاروں کامیاب ہوئے ،ایک طالب علم سکنڈ کامیاب ہوا۔

مدرسہ کا سالانہ امتحان: ۱۸/دسمبر ۳۸ء و ۲۰ جنوری ۱۹۳۹ء کو مدرسہ کے تحتانوی و وسطانوی درجوں کے امتحانات یکے بعد دیگر ہوئے ،نتائج یہ ہیں:

درجہ	تحتانیہ اول	تحتانیہ دوم	تحتانیہ سوم	وسطانیہ اول	وسطانیہ دوم	وسطانیہ سوم
کامیاب طلبہ	۲۴	۲۷	۱۲	۱۰	۵	۳
کل طلبہ	۲۶	۳۶	۱۶	۱۳	۵	۴

مدرسہ کا سالانہ جلسہ اور تقسیم انعامات: مارچ ۱۹۳۹ء کا سالانہ جلسۂ

تقسیم انعامات بصدارت جناب حافظ شرف الدین احمد صاحب ہوا، مولوی عبدالمجید سکریٹری مدرسہ نے سالانہ رپورٹ پڑھی، ۵۰۰ ہنگامی امداد سرکاری کا اعلان فرمایا، طلبہ نے قومی نظمیں پڑھیں اور تقریریں کیں ،انعامات صدر محترم کے دست خاص سے تقسیم ہوئے۔ آخر میں صدر نے مختصر طور پر طلبہ کو نصیحت کی اور دعا فرمائی۔

مدرسہ کو سرکاری امداد: یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے مدرسہ کو ۵۰ روپیہ سرکاری امداد ملی۔

ڈپٹی انسپکٹر اسکولس کا معائنہ: ۳۰ مئی ۱۹۳۹ء کو مولوی ابوسعید صاحب ڈپٹی انسپکٹر اسکول نے مدرسہ کا باضابطہ معائنہ فرمایا، بحمداللہ طلبہ کی تعداد کافی حاضر تھی ،رجسٹر بھی باقاعدہ تھے، مدرسہ کی تعلیم حالت قابل اطمینان و تشفی بخش بتایا۔ طلبہ کو تعلیم کے متعلق مناسب ہدایات دیں اور جلسۂ تقریر میں طلبہ کی تقریریں سن کر بہت خوش ہوئے ،آخر میں اساتذہ اور طلبہ کی خواہش پر مختصر الفاظ میں تقریر کی۔

مجلس سیرت النبی ﷺ: ۳/مئی ۱۹۳۹ء کو مجلس سیرت النبی ﷺ کا جلسہ بصدارت علامہ سید سلیمان ندوی صاحب رئیس و ناظم دارالمصنفین ہوا جس میں .....استاد مدرسہ عزیزیہ نے تقریباً ایک گھنٹہ تک سیرت پاک پر اچھی تقریر فرمائی ،طلبہ نے بھی سیرت پاک پر تقریریں کیں، مولانا سید سلیمان ندوی نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مدرسہ کا قیام مسلمانوں کی اسلامی زندگی اور شعار کے لئے بے حد ضروری ہے...اس وقت اس ملک کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ ان مدارس کی

ممکنہ امداد کی جائے اوران کوسنبھالا جائے کیونکہ یہی ہمارے اسلامی مراکز ہیں۔

جلسۂ تقسیم انعامات وصدر مدرسہ کی تقریر: ۲۹/ جولائی ۱۹۳۹ء کو مولوی سید محی الدین صاحب صدر مدرسہ کی صدارت میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا، جس میں بستی کے تمام حضرات شریک تھے۔ صدر محترم نے سب سے پہلے اپنے ہاتھ سے ان طلبہ کو انعامات عطا فرمائے جو تقریروں میں کامیاب ثابت ہوئے، پھر ایک گھنٹہ تک نہایت پر جوش وپُر از معلومات اسلامی زندگی برتنے کے طریقہ واصول پر تقریر کی اور بتایا کہ طلبہ کو کس طرح زندگی گذارنا چاہیے اور مسلمانوں کو اپنی زندگی کس طرح سدھارنا چاہیے، آپ کی تقریر سے حاضرین بے حد متاثر ہوئے۔ مولانا سید احمد صاحب ندوی نے مدرسہ کی اہمیت اور اس کی ضرورتوں اور اس کے کاموں کے متعلق پُر جوش تقریر فرمائی۔

امتحان فوقانیہ اور اس کے نتائج: ۲۲/ اپریل ۱۹۳۹ء کو فوقانیہ کے امتحان بورڈ میں ہمارے مدرسہ کے تین طالب علم شریک امتحان ہوئے جن کا نتیجہ ۲/ جولائی ۱۹۳۹ء کو شائع ہوا، عبد الوکیل، درجہ اول میں پورے بورڈ میں اول آیا، محمد موسیٰ درجہ دوم (سکینڈ ڈویزن) میں کامیاب ہوا، شرافت حسین ہاشمی درجہ سوم (تھرڈ ڈویزن) میں کامیاب ہوا۔

امداد کمشنر صاحب: مدرسہ کے قیام کے وقت کمشنر صاحب کی امداد ۲۰۰ روپیہ جو اواخر فروری ۱۹۳۹ء میں ملی تھی ممد ثابت ہوئی، مئی ۱۹۳۹ء میں کمشنر صاحب

کی امداد ۱۰۰ روپیہ نے بھی کافی مدد دی۔

معائنہ سپرنٹنڈنٹ اسلامک اسٹڈیز: ۲۹/ اگست ۱۹۳۹ء کو مولانا ابو نعیم محمد مبارک کریم صاحب سپرنٹنڈنٹ اسلامک اسٹڈیز نے مدرسہ کا معائنہ فرمایا، طلبہ کو جانچا اور تعلیمی ترقی کے مختلف پہلوؤں کو غور سے دیکھا، مسرت وطمانیت کا اظہار فرمایا، مدرسہ کے کاموں کے متعلق مناسب وضروری ہدایتیں دیں، (ملاحظ ہو کتاب المعائنہ)

معائنہ انسپکٹر آف اسکولس: ۱۲/ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو سب ڈویزنل انسپکٹر آف اسکولس نے انسپکٹر آف اسکولس کے ساتھ مدرسہ کا اچانک معائنہ فرمایا، رجسٹروں او جملہ دفتری کاغذات کو باضابطہ مرتب پا کر خوشی ظاہر فرمائی، آئندہ ترقی سے متعلق مناسب ہدایتیں دیں (ملاحظہ ہو کتاب المعائنہ)

سالانہ امتحانات: اواخر دسمبر سے اوائل جنوری ۱۹۴۰ء تک مدرسہ کے تحتانوی، وسطانوی درجوں، فوقانیہ اولی کا سالانہ امتحان ہوا، نتیجہ کافی خاطر خواہ رہا، تقریباً ۷۵ فیصدی طلبہ کامیاب ہوئے۔

وسطانیہ کا امتحان بورڈ اور نتیجہ: وسطانیہ کا امتحان بورڈ ۱۱/ دسمبر ۱۹۳۹ء سے بہار شریف میں شروع ہوا، چار طالب علم ہمارے مدرسہ سے شریک امتحان ہوئے، جس کے نتائج جنوری میں شائع ہوئے، تینوں سکنڈ ڈویزن میں کامیاب ہوئے۔

مولوی درجہ کا قیام: مطابق لائحہ عمل مدرسہ ہذا سرپرستان مدرسہ کی توجہ و ہمت سے مولوی درجہ کا قیام عمل میں آیا، درجہ کی کتابیں منگائی گئیں، ضروری سامان کیا گیا اور تعلیم باقاعدہ جاری کی گئی، فوقانیہ میں کامیاب ہونے والے طلبہ نے اپنا داخلہ دوبارہ کرایا۔

مدرسہ میں اسپورٹس: جمعیۃ الشبان استھانواں کی نگرانی میں مدرسہ میں اسپورٹس کا نظم کیا گیا، جس میں سرپرستان شریک تھے.....

.....فٹ بال کے کھیل کا مستقل نظم کیا گیا، ماسٹر ظفر الحسن کی نگرانی میں عبدالوکیل نے اس کا سامان کیا.....امداد و ہدایت سے ایک قلمی رسالہ ''جاوید'' کے نام سے نکالنے کا فیصلہ کیا گیا، کہ ہفتہ واری تقریروں سے [تقریری صلاحیت] پیدا ہونے کا سامان اور امکان ہے، وہاں قوت تحریر پیدا کرنے کے لئے رسالہ کا اجرا ضروری ہے، چنانچہ اس کا پہلا شمارہ نکلا، خیال ہے کہ جب سرمایہ اجازت دے تو منتخب مضامین کا رسالہ مطبوعہ اچھی شکل وصورت میں شائع کیا جائے۔

جلسہ سیرت النبی: گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی مدرسہ کے احاطہ میں شاندار جلسہ سیرت بہ صدارت مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی منعقد ہوا، جس میں بستی و بیرون بستی دیسنہ، دہرہرہ وغیرہ کے اکابر و اصاغر شریک تھے، سب سے پہلے طلبۂ مدرسہ نے قرأت وتقریریں کیں، نعتیہ نظمیں پڑھیں، حافظ ممتاز احمد، محمد اسحاق، محمد ناظم، عبدالوکیل کی تقریریں علی الترتیب ہوئیں، محمد ہاشم اور عبدالوکیل کی

تقریریں خاص طور پر پسند کی گئیں، مولانا گیلانی کا خطاب پُر جوش، جذبہ عمل پیدا کرنے والا تھا، آپ نے مدرسہ کی خدمات اور تعلیمی ترقی پر اظہار مسرت فرمایا، اور سب کو مل کر تعلیمی ترقی اور جہالت دور کرنے کی طرف متوجہ کیا، آپ نے بتایا کہ مسلمانوں کی زندگی کا کیا مقصد ہے؟ اسلامی زندگی کا کیا نقشہ ہے (انسانی دنیا سے نکلنے کے بعد) مدرسہ سے کیا فوائد ہیں، غرض یہ کہ بہ ہر نوع آپ کی تقریر پُر زور اور پُر معنی تھی۔

نتائج امتحان فوقانیہ ۱۹۴۰ء: اپریل ۱۹۴۰ء کو فوقانیہ کا امتحان بورڈ ہوا جس میں دو طالب علم (محمد عین الحق وشاہ نور الدین) شریک ہوئے، ایک فرسٹ ڈویزن میں کامیاب ہوا اور دوسرا تھرڈ ڈویزن میں، اول الذکر پورے بورڈ میں اول آیا۔

نتائج امتحان وسطانیہ ۱۹۴۰ء: چار لڑکے شریک ہوئے، چاروں کامیاب رہے۔

تقرر مدرس فارسی: مولوی عبدالحمید سابق مدرس مدرسہ اسلامیہ بہار شریف کا تقرر بحیثیت مدرس فارسی یکم جولائی ۱۹۴۰ء کو ہوا۔

تقرر زائد مدرس عربی: ۲۷/ جولائی ۴۰ء سے مولوی محمد ظہیر الدین صاحب سابق مدرس مدرسہ اسلامیہ کا تقرر بحیثیت زائد مدرس عربی عمل میں آیا۔

جلسۂ مقابلہ تحریری وتقریری: اوائل اکتوبر میں زیر صدارت جناب

مولانا سید ہاشم صاحب ندوی مقابلۂ تحریر وتقریر کا جلسہ ہوا، طلبہ نے اپنے تیار شدہ مضامین سنائے، جس میں ان لڑکوں کو انعام ملے۔

طلبائے کبار میں انعام اول محمد عین الحق اور انعام ثانی عبدالوکیل کو ملا

طلبائے صغار میں انعام اول محمد ہاشم اور انعام ثانی محمد ناظم کو ملا

مقابلہ تقریر کا جلسہ جمعیۃ الشبان کی نگرانی میں الفلاح ہال میں زیر صدارت عبدالسلام ہڈ مولوی منعقد ہوا، جس میں مدرسہ کے طلبہ کو شرکت کی اجازت دی گئی، جس میں عبد الرشید خاں، مشتاق احمد اور مہتدی کریم متعلمین نے انعامات حاصل کئے۔

نتائج امتحان ۱۹۴۰ء:

امتحان	تحتانیہ اول	تحتانیہ دوم	وسطانیہ اول	تحتانیہ سوم	وسطانیہ دوم	وسطانیہ سوم	فوقانیہ دوم (بورڈ)	مولوی اول	مجموعہ
کامیاب طلبہ	۱۲	۲۰	۱۵		۴		۲	۱	۷۶
شریک طلبہ	۱۲	۲۴	۲۰	۱۸	۹	۸	۲	۱	۹۴

مولوی عبدالمید صاحب مدرس کی رخصت وعلاحدگی: مولوی عبد المیعد صاحب مدرس عربی طلبہ کے سالانہ امتحان وتعطیل کلاں کے بعد حاضر نہ ہو سکے اور درخواست دے کر مدرسہ اسلامیہ رانچی چلے گئے، بعد اختتام رخصت کی کوئی

درخواست نہ بھیجی اس لئے ان کا نام [خارج کر دیا گیا اور ان کی جگہ] دوسرے مدرس عربی کا تقرر عمل میں آیا۔

تقرری جناب مولوی جلیل اشرف صاحب مدرس عربی: ۱۴/ دسمبر ۱۹۴۰ء کو مولوی جلیل اشرف صاحب ندوی کا تقرر بہ عہدہ مدرس عربی مولوی عبد المعید عمل میں آیا۔

جلسہ تعزیت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ: ۲۱/ نومبر ۱۹۴۰ء کو حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ صاحب کی وفات حسرت آیات پر تمام طلبہ اور مدرسین نے چار ختم قرآن سے ایصال ثواب کیا، اور ایک تعزیتی تجویز درد بھری تقریروں کے ساتھ متفقہ منظور ہوئی، جس کی نقل پھلواری شریف بھیج دی گئی۔

اسپورٹس: جمعیۃ الشبان استھانواں کی جانب سے ۲۶/ دسمبر ۱۹۴۰ء کو کھیلوں کا انتظام کیا، جس میں مدرسہ کے طلبہ نے حصہ لیا اور انعامات حاصل کئے۔

درجہ حفظ کا قیام: ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء کو درجہ حفظ کا قیام عمل میں آیا اور ایک بہتر حافظ ومولوی حافظ حفیظ الکریم صاحب کی تقرری ہوئی۔

جلسۂ تعزیت مولوی مبین الحق مرحوم: ۱۶ جنوری ۱۹۴۱ء کو طلبہ نے ختم قرآن سے ایصال ثواب کیا اور ایک عام جلسہ منعقد ہوا، ایک تعزیتی تجویز متفقہ منظور کی گئی، جس کی نقل نائب صدر مدرسہ مولوی سید معین الحق پرنسپل کے یہاں بھیجی گئی۔

صدر مدرسہ کی آمد: جناب مولوی حاجی سید محی الدین صاحب صدر

مدرسہ محمدیہ نے یکم فروری ۱۹۴۱ء کو سرسری طور پر مدرسہ کا معائنہ کیا، تمام درجوں کے طلبہ کی حاضری، رجسٹر حاضری سے ملاحظہ فرمایا۔

صدر مدرسہ کی تقریر: صدر مدرسہ نے اسی دن شام کو اسٹاف کو مدعو کیا اور ان کے سامنے تعلیمی تجربات کو پیش کیا، اور اسلامی زندگی و دینی تربیت کے مقصد، مثبت اثرات اور مدرسہ کی مجوزہ اسکیم کو روشنی میں لایا اور ایک نہایت پر مغز و پُر تاثیر تقریر کی۔

کتب خانہ اطفال کا قیام وافتتاح: مدرسہ کے ابتدائی اور وسطانوی درجوں کے طلبہ کے لئے ان کے معیار وصلاحیت کے مطابق ایک کتب خانۂ اطفال کے قیام کی تجویز کارکنان مدرسہ کے سامنے مدتوں سے تھی۔ چنانچہ ۴ر فروری ۱۹۴۱ء کو طلبائے مدرسہ محمدیہ کا ایک جلسہ زیر صدارت مولانا سید ہاشم ندوی ناظم دائرۃ المعارف حیدرآباد ہوا جس میں بستی و بیرون بستی کے اکابر و اصاغر سب ہی شریک تھے۔

سالانہ جلسہ: ۵ فروری ۱۹۴۱ء کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ زیر صدارت عالی جناب مولوی سید محی الدین صاحب منعقد ہوا بستی کے...اکابر علم بھی شریک جلسہ تھے، خصوصیت کے ساتھ حامی زبان اردو مولوی عبدالحق صاحب سکریٹری انجمن ترقی اردو، زین العابدین اکسائز کمشنر حیدرآباد دکن، مولوی عبد المجید صاحب انجینیر آرایش بلدۂ حیدرآباد دکن، مولوی سید عبد الحکیم صاحب دیسنہ، حاجی سید

حبیب النبی صاحب دیسنہ وغیرہم قابل ذکر ہیں، سب سے پہلے معزز صدر و مہمانان کی خدمت میں مدرسہ کی جانب سے ایڈریس پیش کئے گئے، مہمان دکن کی خدمت میں مولوی سید ہاشم صاحب ندوی نے ایڈریس پیش کیا، مولوی عبدالحق صاحب کی خدمت میں مولوی اسرارالحق صاحب وکیل اور جناب صدر اور مولوی سید تقی الدین صاحب کی خدمت میں عبدالوکیل متعلم مدرسہ نے پیش کیا۔ طلبہ نے قرأت، نعت، قومی نظمیں پڑھیں اور کامیاب تقریریں کیں جس سے حاضرین و معزز مہمانان دکن بے حد محظوظ ہوئے۔ مولوی عبدالحق صاحب نے ایک مختصر تقریر کی جس میں طلبہ کو مبارکباد دی کہ تم خوش قسمتی سے ہو کے ایسے شفیق و مخلص اساتذہ مل گئے ہیں، جو تمہارے لئے بہتر سے بہتر خدمت انجام دے رہے ہیں اور تمہاری بہتر تربیت کر رہے ہیں، تم کو اس کی قدر کرنے چاہیے اور اس غنیمت موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اس مسرت میں پچیس (۲۵) روپیہ نذرانہ کتب خانۂ اطفال کو مولوی صاحب موصوف نے دیا۔ قاضی زین العابدین صاحب نے دس روپیہ کا انعام محمد ہاشم متعلم مدرسہ کو دیا، متعلم مذکور نے یہ رقم کتب خانہ اطفال کو دینے کا اعلان کیا، جس سے حاضرین بہت مسرور ہوئے۔ مولوی عبدالمجید صاحب نے اسی مسرت میں دو روپیہ ماہوار مدرسہ کو دینے کا اعلان فرمایا، طلبہ کو امتحانات و تقریر کی کامیابی پر صدر محترم نے انعامات تقسیم کئے، آخر میں صدر محترم نے پر جوش تقریر فرمائی اور طلبہ کو عمدہ نصیحتیں کیں۔ ورزش کی سالانہ نمائش ہوئی، لاٹھی کی مختلف مشقیں

اور ہاتھ دکھائے گئے، جس سے حاضرین بہت خوش ہوئے۔

یوم تاسیس مدرسہ: یکم مارچ ۱۹۴۱ء کو مدرسہ میں یوم تاسیس منایا گیا، بیت بازی ہوئی، مقابلۂ حساب، تقریریں، پہلیاں طلبہ کو دی گئیں، جن میں طلبہ نے بڑی دلچسپی لی، طلبہ کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

امتحان مدرسہ: ۸/ مارچ ۴۱ء لغایت ۱۲/ مارچ مختلف درجوں کے ٹسٹ اور سالانہ امتحانات ہوئے۔

ڈپٹی انسپکٹر اسکولس کا معائنہ: ۹ مارچ ۱۹۴۱ء کو ڈپٹی انسپکٹر اسکولس بہار نے مدرسہ کا معائنہ کیا اور مدرسہ کے کام سے خوشی کا اظہار کیا، اور باقاعدگیِ رجسٹر اور صفائی کی تعریف کی۔

جلسۂ سیرت النبی ﷺ: ۱۵/ اپریل ۱۹۴۱ء کو مدرسہ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ زیر صدارت مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی منعقد ہوا جس میں بستی کے علاوہ آس پاس کی بستیوں کے ہمدردان تعلیم بھی شریک تھے، طلبہ نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تیاری کے ساتھ اچھی تقریریں کیں، نظمیں پڑھیں، جس سے شرکائے جلسہ بہت خوش ہوئے، مولانا مناظر احسن گیلانی صدر منتخب نے مدرسہ کے کاموں کی تعریف کی اور جوار کے لئے اس مدرسہ کے قیام کو بے حد ضروری ومفید قرار دیا اور لوگوں کو اس کی اہمیت ومقاصد سے روشناس کیا، اور اس مدرسہ کی عمدہ تعلیم وتربیت پر اظہار مسرت کیا، معاونت کے لئے اپیل کی، اس کے بعد سیرت پر ایک

سیر حاصل تقریر فرمائی۔

امتحانات بورڈ: اواخر اپریل ۱۹۴۱ء کو فوقانیہ، مولوی کے طلبہ کو بورڈ کے امتحان کے لئے پٹنہ بھیجا گیا، جس میں فوقانیہ کے تینوں لڑکے کامیاب ہوئے، ایک سکنڈ ڈویزن اور ایک سکنڈ اسٹوڈ ہوا۔ مولوی کے تین لڑکوں میں دو سکنڈ ڈویزن میں کامیاب ہوئے۔

امتحانات سالانہ: تحتانیہ، وسطانیہ کے سالانہ امتحانات ۱۳/ ستمبر ۴۱ء لغایت ۱۷/ ستمبر ۴۱ء کو ہوئے۔

امتحان وسطانیہ بورڈ: ۱۰/ دسمبر ۱۹۴۱ء کو چار طلبہ امتحان کے لئے بہار بھیجے گئے جن کا نتیجہ اواخر جنوری ۱۹۴۲ء میں نکلا، چاروں اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئے یعنی تین سکنڈ ڈویزن اور ایک تھرڈ ڈویزن میں۔

جلسۂ تعزیت صدر نواز جنگ: سابق صدر اعظم حیدرآباد دکن سر اکبر حیدری مرحوم کو اس مدرسہ سے خاص دلچسپی تھی، ان کی وفات حسرت آیات پر ۱۰/ جنوری ۱۹۴۲ء کو تعزیتی جلسہ ہوا، ایصال وثواب اور دعائے مغفرت کے بعد نصف دن کے لئے مدرسہ بند کیا گیا۔

معائنہ ناظر اسلامیات بہار: ۲۴/ جنوری ۱۹۴۲ء کو مولوی محمد عثمان صاحب ناظر اسلامیات نے مدرسہ کا معائنہ فرمایا، رجسٹروں کی باقاعدگی اور مدرسہ کے کاموں سے خوش ہوئے۔

مدرسہ کا سالانہ جلسہ: ۲۵ رجنوری ۱۹۴۲ء کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ زیر صدارت جناب حافظ شرف الدین صاحب منعقد ہوا، جس میں مولوی سید تقی الدین صاحب بانی مدرسہ کے علاوہ آس پاس کی بستیوں کے ہمدردان مدرسہ شریک ہوئے، طلبہ نے نہایت کامیاب تقریریں کی... [بہ طور] اظہار مسرت عالی جناب مولوی سید تقی الدین صاحب نے انعام دینے کا اعلان فرمایا۔

ڈپٹی انسپکٹر اسکولس کا معائنہ: یکم فروری ۱۹۴۲ء کو ڈپٹی انسپکٹر اسکولس بہار نے مدرسہ کا معائنہ فرمایا۔

یوم تاسیس: یکم مارچ ۱۹۴۲ء مدرسہ میں یوم تاسیس منایا گیا، طلبہ نے تقریریں کیں، مقابلۂ حساب و بیت بازی ہوئی، خوشیاں منائی گئیں، انعامات تقسیم کئے گئے۔

امتحان مدرسہ: مختلف درجوں خصوصاً فوقانیہ و مولوی کے اولیات اور لٹسٹ کا امتحان ۳ رمارچ ۱۹۴۲ء کو ہوا۔

جلسۂ سالانہ سیرۃ النبی ﷺ: ۴ راپریل ۱۹۴۲ء کو مدرسہ کے احاطہ میں سیرۃ النبی ﷺ کا سالانہ جلسہ بہ صدارت مولانا مبارک کریم صاحب منعقد ہوا، صدر محترم اور مولانا ریاض احمد صاحب استاد مدرسہ عزیزیہ نے سیرت پر تقریریں کیں۔ اول الذکر نے عوام کو مخاطب کیا اور ثانی الذکر نے عوام اور خواص دونوں کے لئے ایک بصیرت افروز تقریر کی۔ طلبہ نے نظم، نعت و سلام پڑھا اور اچھی تقریریں کیں

جس کو حاضرین جلسہ نے بہت پسند کیا۔

امتحان بورڈ: ۲۹ راپریل ۱۹۴۲ء کو امتحان بورڈ فوقانیہ میں ایک طالب علم اور مولوی میں چھ لڑکوں کو بھیجا گیا، جون میں نتیجہ نکلا، فوقانیہ کا لڑکا سکنڈ ڈویزن میں، مولوی کا ایک طالب علم فرسٹ ڈویزن میں سکینڈ اسٹوڈ ہوا، اور ایک طالب علم سکینڈ ڈویزن میں کامیاب ہوا۔

عالم درجہ کا قیام و اضافۂ ایڈ: اواخر جنوری ۱۹۴۲ء میں عالم درجہ کا الحاق بورڈ نے با ضابطہ منظور کیا، اور یکم جولائی کو اس درجہ کا افتتاح کیا گیا، اضافۂ ایڈ نوے (۹۰) روپیہ کی باضابطہ اطلاع بورڈ سے ملی (مارچ ۱۹۴۲ء سے ۹۰ روپیہ ماہانہ منظوری ملی جس کی اطلاع باقاعدہ اپریل ۱۹۴۲ء میں آئی)۔

گریجویٹ ماسٹر کا تقرر: عالم درجہ کھلنے کے لئے ایک بی-ایس-سی -ٹرینڈ ماسٹر کی ضرورت تھی، چنانچہ یکم جون ۱۹۴۳ء ماسٹر آل نبی صاحب کا ۲۰ روپیہ ماہوار پر تقرر عمل میں آیا۔

سالانہ امتحان مدرسہ: ۲۹ اگست ۱۹۴۲ء لغایت یکم ستمبر ۱۹۴۲ء کو مدرسہ کے طلبائے تحتانیہ، وسطانیہ، درجہ حفظ کا سالانہ امتحان ہوا۔

نتائج امتحان سالانہ: نتائج امتحانات تحتانیہ، وسطانیہ ۱۹۴۲ء خاطر خواہ رہے، تقریباً پچانوے فیصدی طلبہ کامیاب ہوئے۔

معائنہ ناظر اسلامیات بہار: ۲ر و ۳ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو مولوی محمد عثمان

صاحب ایم-اے علیگ سپرنٹنڈنٹ اسلامک اسٹڈیز نے مدرسہ کا معائنہ فرمایا، اور معائنہ کے وقت ضروری ہدایات فرمائیں، مدرسہ کے کام سے خوش ہوئے۔

ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولس کا معائنہ: ۳۱ر اکتوبر کو ضلع انسپکٹر اسکولس نے مدرسہ کا معائنہ فرمایا۔

استاد مدرسہ کے انتقال پر ملال تعزیتی جلسہ: ....شہاب الدین ہر دالعزیز استاد تھے اور اقامت خانہ کے اتالیق تھے، ۲۸ نومبر ۱۹۴۲ء کی شام پٹنہ میں فتق کے اپریشن لینے کے بعد انتقال فرما گئے، اناللہ و انا الیہ راجعون، پیر منہاری (متصل بانکی پور اسٹیشن) کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ ۳۰ر نومبر کو جب خبر وحشت اثر طلبہ واساتذہ کو ملی تو تمام متعلقین مدرسہ پر عجیب حزن وملال طاری ہوگیا، تمام طلبہ واساتذہ نے مدرسہ کے ہال میں مجتمع ہوکر کئی ختم قرآن سے ایصال ثواب کیا اور ختم قرآن کے بعد ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا، جس میں طلبہ واساتذہ نے مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور سوانح حیات پر روشنی ڈالی، یہ جلسہ اتنا پُر الم وغم تھا کہ اکثر مقررین کو تقریر کے وقت ضبط گریہ گلوگیر ہوگیا۔

مدرسہ کا سالانہ جلسہ: ۷ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۴ر جنوری ۱۹۴۳ء کو مدرسہ کا نہایت شاندار جلسہ بہ صدارت عالی جناب الحاج مولوی سید محی الدین صاحب سابق معتمد تعلیمات وامور مذہبی حیدرآباد دکن منعقد ہوا، قاری محمد ظریف نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ قرأت فرمائی، روئیداد مدرسہ اور طلبہ کی تقریر کے بعد

حضرت مولانا مناظر احسن صاحب نے ایک نہایت جامع و بسیط تقریر فرمائی، جس میں مسلمانوں کو کتاب وسنت کی تعلیم کی اہمیت سے روشناس کیا اور اس کی بے شمار نزاکتوں پر روشنی ڈالی۔ آپ کی پُر بصیرت تقریر اتنے جوش وخروش کے ساتھ ہوئی کہ پورا جلسہ ہم تن گوش تھا، آپ نے حاضرین کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ اگر انہوں نے اپنے بچوں کو تعلیم دین سے بے بہرہ رکھا تو وہ اس کے باز پرس سے محفوظ نہ رہیں گے۔ طلبہ کو بھی تعلیم دین کی طرف رغبت وشوق کے لئے متوجہ کیا اور بتایا کہ طالبان تعلیم دین کا کتنا بڑا مرتبہ ہے، مدرسہ کے طلبہ کی تقریر پر اظہار مسرت کیا اور لوگوں کو اس کی امداد کی طرف متوجہ کیا۔ حاضرین جلسہ جن میں اطراف واکناف کے معززین تھے اور ان کی ضیافت کا نہایت بہتر سامان کیا گیا تھا، مدرسہ کے کاموں سے بہت خوش ہوئے۔ قاضی سعید العزیز صاحب رجسٹرار نے امداد کا وعدہ فرمایا، ڈاکٹر کمال الدین صاحب نے بطور اظہار مسرت پچیس روپیہ کی امداد کا اعلان فرمایا۔ آخر میں صدر جلسہ کی پُر جوش تقریر پر جلسہ تمام ہوا اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

دو مدرس کا تقرر: ۲۵ر جنوری کو مولوی سراج الحق صاحب اور مولوی محمد اخلاق صاحب سابق استاد مدرسہ انوار العلوم گیا کا تقرر عمل میں آیا۔

ایک گریجویٹ استاد کا تقرر: ۷ر مارچ ۱۹۴۳ء کو سیرت پاک کا نہایت شاندار جلسہ ہوا، جس میں مولوی ریاض الدین استاذ مدرسہ عزیزیہ اور مولوی کبیر الدین صاحب نے تقریریں کیں، طلبائے مدرسہ نے بھی تقاریر کیں اور

حاضرین کو محظوظ کیا، مولوی ریاض احمد صاحب کی مفسرانہ اور متصوفانہ [تقریر بہت اہم رہی]

مدرسہ کے سنگ بنیاد کا جلسہ: ۲۳ جون ۱۹۴۳ء کو دھراہر پر مدرسہ کے سنگ بنیاد کا شاندار اجتماع ہوا، جلسہ کی صدارت مولانا ہدایت علی صاحب مجددی جے پوری نے فرمائی اور تعلیم دین کی اہمیت وراکابر اولیاء کا حال نہایت ہی موثر انداز میں بیان فرمایا۔ مولانا مناظر احسن صاحب اور الحاج مولوی سید تقی الدین صاحب نے عمدہ و پُر مغز تقریریں فرمائیں، جن سے حاضرین جلسہ جن میں اطراف واکناف کے علاوہ مہمانان دکن تھے متاثر ہوئے اور ان بزرگوں نے تعمیر مدرسہ کے لئے عطیے مرحمت فرمائے۔

حافظ عبدالمعز مرحوم کی حسرت ناک جواں مرگی: ۴ ستمبر ۱۹۴۳ء کو مدرسہ کے ایک کارگزار مدرس حافظ عبدالمعز مرحوم نے جو مدرسہ میں اول یوم سے شریک کار رہے، ایک ماہ کی علالت کے بعد بہار شریف میں انتقال فرمایا، اناللہ وان الیہ راجعون، مدرسہ کا دوسرا سانحہ بھی انتہائی جگر خراش ہوا کہ ہونہار نوجوان عالم، قاری، خطاط اپنی جوانی میں اپنے دلفگار اعزہ، احباب، تلامذہ کو وقف ماتم کر کے چھوڑ گئے، خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے، مرحوم نے مدرسہ کی ابتدائی زندگی اور شرکاء کی طرح بہت تکلیفیں جھیلیں، خداوند تعالیٰ ان کے حسنات کو قبول فرمائے۔

جدید مدرس کا تقرر: ۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو مولوی محمد ادریس قاسمی سابق

مدرس مدرسہ اسلامیہ بہار کا تقرر [عمل میں آیا]۔

تعلیمی سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ: ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو تعلیمی سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ نے مدرسہ کا معائنہ فرمایا اور مدرسہ کے قیام وعمل سے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور [اس کے] نظم وضبط دیکھ کر اس مدرسہ کو دیہاتی آبادی کے لئے نعمت غیر مترقبہ تجویز فرمایا۔

مدرسہ کا سالانہ امتحان: ۲۷ نومبر لغایت ۳۰ نومبر مدرسہ کے سالانہ امتحانات تحتانیہ، وسطانیہ ہوئے، نتائج خاطر خواہ رہے، دو طالب علم عبدالرقیب.... حافظ ہوئے۔

امتحان بورڈ طلبائے وسطانیہ: ۶ دسمبر ۱۹۴۳ء کو طلبائے وسطانیہ بورڈ کا امتحان دینے کے لئے بہار روانہ ہوئے اور تین طالب علم شریک امتحان ہوئے۔

تاج الحکماء کرنل عبدالرحمٰن صاحب بھوپال کا مدرسہ میں ورد مسعود: ۲۱ دسمبر ۱۹۴۳ء کو تاج الحکماء ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب مدرسہ میں تشریف لائے، درجات کا معائنہ فرمایا، منتظمین واساتذہ مدرسہ نے ایڈریس پیش کیا، طلبہ نے تقریریں کیں اور مدحیہ قصیدے پڑھ کر سنائے۔ صدر مدرسہ الحاج مولوی سید محی الدین صاحب نے مختصر تقریر فرمائی اور ڈاکٹر صاحب نے ایڈریس کا جواب نہایت ہی بلیغ انداز میں دیا، طلبہ کی طرف سے چائے کی دعوت دی گئی۔

تعزیتی جلسہ مجلس منتظمہ مدرسہ محمدیہ

بروفات حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ صدر مجلس منتظمہ مدرسہ محمدیہ استھانواں

منعقدہ ۱۷/جون ۱۹۵۶ء

ازمولانا سید محمد ندوی

حاضرین: ڈاکٹر جمیل اختر صاحب، ماسٹر محی الدین صاحب، مولانا فصیح احمد صاحب، مولوی ظہیر الدین صاحب، مولوی جعفر صاحب، محمد نعیم صاحب، سید محمد (ا)، صغیر الحسن صاحب، منظور الحق صاحب۔

اس جلسہ کے صدر باتفاق آرا مولانا فصیح احمد صاحب منتخب ہوئے۔

(ا) اراکین مجلس انتظامی مدرسہ محمدیہ استھانواں کا یہ اجتماع ہندوستان کے فاضل اجل، فقیہ الملت حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کی وفات حسرت آیات پر عمیق جذبات رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے مخلص بھائی مولوی مکارم

احسن گیلانی صاحب اور اعزہ اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

مولانا مرحوم کی وفات سے نہ صرف علمی وادبی مجلسیں، درس وتدریس کی مسندیں سونی پڑ گئیں بلکہ تصنیف وتالیف کا وہ قلم سیال جس سے علوم ومعارف کا سر چشمہ ابل رہا تھا ہمیشہ کے لئے خشک ہو گیا اور مرحوم کی وفات سے ایسا خلا پیدا ہو گیا جس کے پُر ہونے کی امید نہیں کی جا سکتی، ایسی جامع متبحر شخصیت کی وفات پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے، تعلیم وتربیت کا ماہر، علم وعمل، محبت واخلاص، اخلاق وعشق رسول کا پیکر مجسم ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا، جس کے نور بصیرت و فراست سے نہ صرف ہندوستان کے علمی وتعلیمی ادارے جگمگا رہے تھے بلکہ اس کے فیوض باطنی وروحانی سے مخلوق خدا، خدا کی بندگی اور زندگی وبیداری کا سبق حاصل کر رہی تھی، اور اس مدرسہ سے تو مولانا مرحوم کو سچا عشق تھا اور ان کی سرپرستی سے مدرسہ کو بڑی تقویت تھی، اس لئے اراکین مدرسہ کی آنکھیں اشکبار ہیں، اس کا ہر ذرہ سوگوار وقف ماتم ہے کہ اس کا سرپرست اُٹھ گیا، ادارہ یتیم ہو گیا، بے نور ہو گیا۔

اللہ تعالی مرحوم کی قبر پر رحمتوں کی بارش نازل فرمائے، اعلی علیین میں جگہ دے اور درجات عالیہ سے نوازے۔

مدرسہ محمدیہ جس سے مولانا کو بڑی محبت تھی اور برابر تادم واپسیں سرپرستی و رہنمائی فرماتے رہے، حلقۂ ہمدردان مدرسہ اور عام مسلمانوں سے اس کی اپیل ہے کہ وہ سب مل جل کر اس مدرسہ کو مولانا مرحوم کی یادگار کی حیثیت سے زیادہ سے زیادہ ترقی دینے اور اعلیٰ منزلوں تک پہنچانے کی سعی و بلیغ فرمائیں اور مولانا مرحوم نے اپنی کتاب تعلیم تربیت میں جو تعلیمی منصوبہ و اسکیم تحریر فرمائی ہے اس کا اس کو مرکز و نمونہ بنائیں۔

کاروائی رجسٹر مدرسہ محمدیہ استھانواں

---

(۱) یہ تحریر بھی مولانا ہی کے قلم سے ہے اس لئے انہوں نے اپنا نام اس طرح لکھا ہے۔ اور اس کے بعد والی روداد تعزیتی اجلاس بانی مدرسہ بھی انہی کے قلم سے ہے۔

تعزیتی جلسہ مجلس منتظمہ مدرسہ محمدیہ

بروفات مولوی سید تقی الدین استھانوی مرحوم بانی مدرسہ محمدیہ

استھانواں

ازمولانا سید محمد ندوی

منعقدہ ۱۶/دسمبر ۱۹۵۶ء

زیر صدارت الحاج عبدالرحیم خان صاحب مدظلہ السامی

حاضرین: خان صاحب حاجی عبدالرحیم صاحب ہرگانواں، ماسٹر صلاح الدین صاحب معافی، مولوی عبدالمجید صاحب وکیل بیلچھی شریف، مولانا فصیح احمد صاحب استھانواں، سید محمد ندوی استھانواں، مولوی منظور الحق صاحب سکریٹری مدرسہ، حافظ محمد عیسیٰ صاحب۔

۵/جون ۱۹۵۶ء کو صدر مدرسہ حضرۃ الشیخ الاجل مولانا مناظر احسن صاحب صدر مدرسہ کی وفات کے بعد مدرسہ پر دوسری بجلی ۱۸/اگست ۱۹۵۶ء کو گری

اوراس کا بانی اس دن اپنے رفیق اعلیٰ سے جاملا، سید محمد ندوی نے مجلس منتظمہ کے اسی جلسہ میں تعزیتی تجویز پیش کی جو متفقہ بتائید ماسٹر صلاح الدین احمد وغیرہم منظور ہوئی۔

بانی مدرسہ مولوی سید تقی الدین کی وفات حسرت آیات نہ صرف استھانواں کے مدرسہ اور باشندگان کے لئے ایک جانگداز سانحہ ہے، بلکہ تمام جوار کے لئے اس محسن اعظم کی وفات انتہائی دردناک ہے، اس لئے مدرسہ محمدیہ کی مجلس نہایت عمیق رنج وغم کے ساتھ مولوی سید تقی الدین کی وفات پر اظہار افسوس کرتی ہے اور بصد الحاح وزاری مغفرت کے لئے بارگاہ رب العزۃ میں دست بدعا ہے۔ اللہ تعالی مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان، اعزہ ودلفگار احباب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

کارروائی رجسٹر مدرسہ محمدیہ

تاثرات وملاحظہ رپورٹ

مولانا ابونعیم محمد مبارک کریم صاحب

سپرنٹنڈنٹ اسلامک اسٹڈیز بہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدرسہ محمدیہ استھانواں ۳؍صفر المظفر یوم شنبہ ۱۳۵۷ھ

تمہید: میرے افس میں اس مدرسہ کے سکریٹری صاحب کی درخواست پہنچی کہ مدرسہ بورڈ سے اس کو ملحق کیا جائے اور ضروری کافی ایڈ سے بھی امداد کی جائے اسی سلسلہ میں آج میں یہاں آیا اور حالات معلوم کئے۔

استھانواں کی عظمت وعلمی فضیلت: یہ جگہ بہت ہی ممتاز ہے اور مردم خیز ہے، علوم قدیمہ وجدیدہ کے حاملین ہر ایک زمانہ میں یہاں پائے گئے ہیں۔ اگر ایک طرف یہاں مولوی سراج الحق صاحب مرحوم ایسے کلکتہ ہائی کورٹ کے کامیاب

بیرسٹر اور خاں بہادر سید محمد حسین صاحب مرحوم ایسے منسٹر ایجوکیشن اور دیگر اعلی عہدہ دار ہوتے گئے ہیں تو دوسری طرف جناب مولانا مولوی سید وحید الحق صاحب مرحوم راس المحققین و بانی مدرسہ اسلامیہ بہار شریف و جناب مولانا محمد احسن صاحب مرحوم تاج المدرسین ، و جناب مولوی سید عبد الغنی صاحب مرحوم وراثی ممتاز المصنفین و المترجمین ، و جناب مولوی سید رحیم الدین صاحب مرحوم اڈیٹر الپنچ پٹنہ و مولانا محمد احسن صاحب صاحب تصانیف کثیرہ و اڈیٹر تحفہ محمدیہ کانپور وغیرہ وغیرہ علماء و فضلاء پیدا ہوتے گئے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ اب تک مذکورہ و بالا بزرگوں اور اسی بستی کے لوگوں کے اولاد و احفاد میں اس کا سلسلہ جاری ہے۔

استھانواں کے جواہر تاباں: محترمی جناب مولوی حافظ شرف الدین صاحب، مسٹر محی الدین صاحب پرنسپل عثمانیہ کالج اورنگ آباد، اور ان کے عزیز بھائی مولوی سید تقی الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر، مولوی اسرار الحق صاحب وکیل، مولوی عبد الرؤوف صاحب سابق ڈسٹرکٹ انسپکٹر اسکولس، مولوی اسحٰق صاحب وکیل، مولوی سید ہاشم صاحب اعلی افسر دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن، مولوی سید محمد یوسف صاحب متولی وقف اسٹیٹ بہار شریف ایسے ایسے علم دوست و علمی دلچسپی رکھنے

والے وغیرہ وغیرہ اسی خاک کے جواہر تاباں ہیں۔

تعلیم کا سلسلہ برابر رہا: یہی وجہ ہے کہ تعلیم و تعلم کا سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں یہاں برابر کم و بیش جاری رہا، قوم کے چند بہی خواہوں نے بالخصوص مولوی سید محمد تقی الدین صاحب موصوف نے سب سے مشورہ کیا اور خواہش ظاہر کی کہ متفرق طور سے لڑکوں کا ایک ہی بستی میں بغل بغل کے مکان میں بلا پابندی کورس لڑکوں کو تعلیم دلانے سے مفید یہ ہوگا کہ ایک باضابطہ مدرسہ بورڈ کا مدرسہ کھولا جائے یعنی موجودہ تعلیم گاہوں کو ضم کر کے زیادہ مفید بنایا جائے اور ایسا کیا جائے کہ قوم کے نادار و غیر مستطیع لڑکے بلا لحاظ و خیال کسی امر کے ایسی تعلیم گاہ سے یکساں فائدہ اٹھاتے رہیں۔

چنانچہ سب سے پہلے مینیجنگ کمیٹی ایک بنائی گئی اور پھر مدرسہ بورڈ کے کورس کو مدنظر رکھ کر تحتانیہ اول سے لے کر فوقانیہ دوم تک ۹ کلاسوں کا مدرسہ باقاعدہ یکم مارچ ۱۹۳۸ء سے جاری کیا گیا۔

اسٹاف مدرسہ: اس وقت مدرسہ کے اسٹاف میں حسب تفصیل مدرسین کام کرتے ہیں

عہدہ	نام	تعلیم	مشاہرہ
ناظم مدرسہ	مولانا محمد قاسم صاحب ندوی	درجہ عالم پاس، فاضل دینیات، انگریزی کے ساتھ	۴۰ روپیہ
صدر مدرس	مولانا محمد سراج الحق شمسی	کارگذار، تجربہ کار	۳۵
مدرس دوم	مولانا امین السلام صاحب	فاضل شمسی کارگذار	۳۵
مدرس سوم	مولانا سید محمد ندوی	(درجہ عالم پاس) تجربہ کار	۳۰
مدرس چہارم	حافظ قاری خطاط مولوی معز الرحمٰن صاحب	(عالم عزیزی) انگریزی کے ساتھ	۲۵
مدرس پنجم	مولوی علی امام صاحب	مولوی مدرسہ بورڈ خطاط	۲۵
مدرس ششم	ماسٹر انوار الحق صاحب	آئی اے پاس تجربہ کار	۲۵
مدرس ہفتم	ماسٹر ظفیر الحق صاحب	میٹرک پاس	۲۵
مدرس ہشتم	مولوی ابوالمظفر صاحب	عالم پاس مدرسہ بورڈ	۲۵

مدرس نہم	مولوی نعیم الحق صاحب	پرائیوٹ طور سے تعلیم پائے ہوئے تجربہ کار کارگذار ابتدائی کلاسوں کے لئے	۱۵
مدرس دہم	مولوی سید مجیب الرحمٰن صاحب	پرائیوٹ طور سے تعلیم پائے ہوئے	۱۵
مدرس یازدہم	بابو بشیشور پرشاد	،مڈل ٹرینڈ دیسی حساب کے لئے	۱۰

غرض کہ ناظم مدرسہ ملا کر کل ۱۲ قابل بھروسہ مدرسین متحد ہو کر کام انجام دے رہے ہیں۔

مجموعہ خرچ ماہوار: جن پر ۳۰۵ روپیہ ماہوار صرف کا سامان کیا جا رہا ہے ،اس کے علاوہ ماہوار اور ہے ، ماہوار دربان پارٹ ٹائم کے لئے مقرر ہے ،اس حساب سے کل خرچ ماہوار ۳۱۱ ہوئے۔ابھی مد انعام و مد کتب خانہ کا نظم نہیں کیا گیا ہے، چونکہ فنڈ کی کمی ہے ، کتب خانہ کی ضرورت یوں فی الحال پوری ہوتی ہے کہ یہاں کا مشہور و قدیم کتب خانہ الفلاح موجود ہے۔ یہاں طلبہ جو کہ غیر مستطیع ہیں

ان کے لئے مدرسہ بورڈ کورس کی کتابوں کا فوری طور سے عطیہ حاصل کر کے سامان کر لیا گیا ہے۔

بلڈنگ مدرسہ: بلڈنگ مدرسہ کا ذاتی نہیں ہے، مشہور علم دوست و ممتاز خاندان جناب ڈپٹی سراج الحق مرحوم، و مسٹر محمود الحق مرحوم بیرسٹر کلکتہ ہائی کورٹ (جن کو رنگون ہائی کورٹ کی ججی دی گئی مگر انہوں نے پبلک خدمت کے لئے خود انکار کر دیا) کے چشم و چراغ مولوی اسرار الحق وکیل نے اپنا بہت بڑا وسیع بنگلہ مدرسہ کے کاموں کے لئے حوالہ کر دیا ہے۔ بات یہ ہے کہ سر دست بلڈنگ کی ضرورت نہیں اور ذاتی بلڈنگ پر کام کو موقوف رکھنا تعلیم اور قوم کا نقصان ہے، بلڈنگ رفتہ رفتہ مدرسہ کی بن جائے گی جیسا کہ اراکین و ہمداران مدرسہ کا خیال ہے۔

اراکین: اس کے مینیجنگ کمیٹی میں حسب ذیل اراکین و عہدیدارن ہیں جن کی توجہ سے ہم کو امید ہے کہ مدرسہ کا کام حسب خواہ طور سے انجام پاتا رہے گا۔

آنریری صدر: جناب مسٹر محی الدین صاحب بیرسٹر و پرنسپل عثمانیہ کالج اورنگ آباد دکن

,, نائب صدر: جناب مسٹر معین الحق صاحب ایم اے، پرنسپل بی این کالج پٹنہ

,, ,, مولوی محمد اسحاق صاحب ندوی، مدرسہ عالیہ فاضل پاس، وکیل

,, سکریٹری جناب سید عبدالمجید صاحب استھانواں

نائب سکریٹری جناب مولوی محمد قاسم صاحب ندوی ناظم مدرسہ ہذا

ممبران: صدر مدرس صاحب بحیثیت عہدہ

,, مولوی سید تقی الدین صاحب بانی مدرسہ

,, اسرار الحق صاحب وکیل

,, شمس الدین احمد صاحب وکیل

,, شیخ نصیر الدین صاحب زمیندار

,, محمد اسحاق صاحب مختار

ایجوکیشن کوڈ کا دفعہ ۲۸۷: مینیجنگ کمیٹی کے سلسلہ میں ایجوکیشن کوڈ کے دفعات ۲۸۷ اور اس کے ضمنی دفعات کو وقت پر مد نظر رکھ کر عمل کرتے رہنا چاہئے۔ بظاہر دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی حیدرآباد دکن میں رہتے ہیں اور کوئی پٹنہ میں، ایسی صورت میں صدارت وغیرہ کا کام کیوں کر انجام ہوگا، مگر حقیقت یہ ہے کہ سوائے صدر مدرس کے جو کہ بحیثیت عہدہ ممبر ہیں سب کے سب اسی استھانواں کے رہنے والے ہیں، پبلک جو دور دراز لوگوں کو عہدہ دار بنایا ہے وہ اس

وجہ سے کہ یہ لوگ علم کے دلداہ ہیں اور سال میں کئی ایک بار استھانواں آیا کرتے ہیں اور کام ہی کے انجام کے لئے چند نائب صدر اور ایک سکریٹری کا نائب بھی رکھا ہے، جو وقتی طور پر کام برابر انجام دیتا رہے گا۔ غرض کہ ممتاز لوگوں کی جماعت ہے اور امید نفع کی بہت زیادہ ہے۔

مجھ کو صرف اس قدر کہنا ہے کہ صدر اور نائب سکریٹری ناظم مدرسہ گرچہ اسٹاف کے ہیں مگر نمائندہ اسٹاف کو ماتحت لوگوں ہی سے ہونا چاہیے اور ۱۱ کا عدد اگر پورا ہو گیا ہے تو ایسی صورت میں یہی مناسب ہے کہ جب ممبروں میں سے کسی کی جگہ خالی ہو اس وقت اسٹاف ہی سے کوئی مدرس لے لئے جائیں اور سردست صدر مدرس و ناظم مدرسہ اسٹاف کی نمائندگی کرتے رہیں گے۔

رجسٹر: اکثر ضروری رجسٹر مدرسہ میں موجود ہیں اور باقی بھی جس کی ضرورت پڑتی جاتی ہے رکھے جاتے ہیں، ہاں ''پراگرس بک'' اور ''لوگ بک'' بھی جلد بنایا لیا جائے اور میری ہدایت کے موافق رکھا جائے، ایجوکیشن کوڈ کے دفعہ ۱۸۷ کو مدنظر رکھ کر سب رجسٹروں کو ایک حد تک مرتب و مکمل بنایا گیا ہے۔

قابل مسرت: یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ یہاں نہ صرف مدرسہ

اور اس کی تعلیم کا نظم کیا گیا بلکہ اس کے بانی، سرپرست اور اراکین نے استھانواں سے باہر و اطراف کے مسلمان غیر مستطیع لڑکوں کی تعلیم کا بھی خیال رکھا ہے یعنی ایک بوڑڈنگ کھولا گیا ہے اس وقت ۱۴ بورڈ ہیں، جن میں سے ۱۰ مدرسہ کے بورڈنگ ہوس میں قیام کرتے ہیں، جن کے لئے چوکی کا فرش اور روشنی و دیگر ضروریات کا بلا معاوضہ انتظام کیا گیا ہے، باقی چار بستی کے بعض اراکین و ہمدردان کے یہاں قیام رکھتے ہیں۔ خیال یہ ہے کہ جب بورڈوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو جائے گا تو اس کے متعلق بقیہ ضرورتوں کو بھی مثل باورچی خانہ وغیرہ کا مستقل اور باضابطہ نظم کر دیا جائے گا اور اس کی عمارت بن جائے گی۔

ایک اور مسرت: یہ بھی مسرت کی بات ہے کہ بعض مدرسین جو کہ بورڈروں کی نگرانی کرتے ہیں ان کو رات کے مطالعہ اور پڑھے ہوئے سبق کی مشاقی میں ہر طرح کی امداد و اعانت کرتے رہتے ہیں۔

تعداد حاضری: آج کی تعداد حاضری میرے ملاحظہ و انکوائری کے وقت حسب تفصیل پائی گئی، جناب سکریٹری صاحب بھی تشریف رکھتے تھے، تمام مدرسین بھی وقت پر حاضر اور لڑکے سب کام میں مشغول پائے گئے

درجہ	فوقانیہ دوم	فوقانیہ اول	وسطانیہ چہارم	وسطانیہ سوم	وسطانیہ دوم	وسطانیہ اول	تحتانیہ سوم	تحتانیہ دوم	تحتانیہ اول	کل
حاضر طلبہ	۳	۱	۱	۳	۴	۱۵	۱۶	۲۷	۴۰	۱۱۰
کل طلبہ	۳	۲	۱	۳	۴	۱۸	۱۸	۲۹	۵۲	۱۳۰

ایک جدید مدرسہ کے لحاظ سے جو کہ فی الحال با قاعدہ طور سے جاری ہوا ہے، موجودہ تعداد بہت کافی ہے، ہاں ضرورت اس کی ہے کہ جن کلاسوں میں صرف ایک دو ہیں ان میں بھی زیادہ ہونی چاہئے، خیال رکھا جائے۔

سکشن: ایک بات اور بھی قابل خیال ہے کہ سال اول میں ۵۲ لڑکوں کا رہنا خلاف قاعدہ ہے۔ مدرسہ کے اندر ایک کلاس میں زیادہ سے زیادہ ۴۰ تک داخل ہو سکتے ہیں اس لئے ضروت ہے کہ ناظم مدرسہ اور صدر مدرسہ صاحبان اس کا نظم کریں کہ سکشن ہو جائے اور کسی کلاس میں ۴۰ سے زیادہ لڑکے نہ ہوں۔

مگر اس کے ساتھ ساتھ میں اس کو بھی کہوں گا کہ کوئی مستقل مدرس کی ضرورت نہیں۔ تحتانیہ اول سے لے کر فوقانیہ دوم تک کل ۹ کلاس ہوتے ہیں جن کے

لئے ۹ مدرس یا زیادہ سے زیادہ ۱۰ مدرس کی ضرورت تھی مگر خدا کے فضل و کرم سے اسٹاف میں ناظم مدرسہ لگا کر ۱۲ ہیں، بہت خوش نظمی سے سیکشن سال اول میں ہو سکتا ہے یعنی موجودہ اسٹاف سے کام لیا جا سکتا ہے اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ بعض ایسے دو کلاسوں کو جن کو ملا کر ایک مدرس کے لئے تعلیم دینا مشکل نہیں ملا کر کام چلایا جا سکتا ہے، غرض کہ میری تجویز کے موافق عمل کرنا مفید ہوگا۔ ایک ہی مدرس ایک ہی وقت میں ایک کلاس کے لڑکوں کو تو حساب دیدیں اور دوسرے کلاس کے لڑکوں کو سبق پڑھائیں، حساب والے فارغ ہو جائیں تو پھر ان کو سبق دیا جائے اور سبق والوں کو حساب دیا جائے۔ مثلاً

مالی حالت: ہم اس وجہ سے بھی یہ رائے دے رہے ہیں کہ موجودہ لائق اسٹاف اور ذی استعداد و اچھے اوصاف کے مدرسین کے اعتبار سے تو مجموعہ خرچ بہت زیادہ نہیں ہے مگر چندہ و عطیہ کے عدم استقلال و عدم وصولی کا کھٹکا برابر لگا رہتا ہے، بالخصوص جب کہ زمینداروں کی آمدنی کم ہوگئی اور جو ہے بھی اس کی وصولی نہیں ہوتی ہے، ایسی صورت سے غلہ کے ارزاں ہونے کے باعث کاشتکاروں کے پاس بھی نقدی نہیں رہتی ہے اور تجارت کی کساد بازاری مسلم ہے اس لئے اسٹاف اور خرچ کا

اضافہ غیر اندیشانہ نہ ہوگا۔اس وقت اسٹاف وغیرہ پر ۳۱۱ روپیہ خرچ ہے۔

آمدنی میں اضافہ استقلال اور ڈپارمنٹ کی تعداد: ضرورت ہے کہ مستقل آمدنی میں اضافہ ہو،اور دپارٹمنٹ کی طرف سے بھی اس کی کافی امداد واعانت کی جائے کیونکہ یہاں پر با قاعدہ مدرسہ کی سخت ضرورت عرصہ سے محسوس ہو رہی تھی ،اس مدرسہ کا فائدہ نہ صرف استھانواں کے لوگوں کو پہنچ رہا ہے، بلکہ استھانواں کے دور دراز گیا ضلع ،مونگیر ضلع وغیرہ اور سب ڈویزن بہار و اطراف استھانواں ،پچیتن ،مسیاں ،چشتی پور،دھرہرہ،دیسنہ،ہرگانواں،اُندا،سری چند پور،اکبر پور و غیرہ کے غریب ونادار لڑکوں کو بھی پہنچ رہا ہے اور اسی مدرسہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں

مدرسین کی تعلیم تشفی: ہم نے مدرسین حضرات کے طریقہ تعلیم کو بھی دیکھا، بہت جی لگا کر کام انجام دے رہے ہیں اور طریقہ تعلیم مناسب ہے،عنوان تعلیم اور اصول تعلیم سے بھی واقف ہیں،غرض کہ اسٹاف تشفی بخش ہے۔

ہم نے لڑکوں کی تعلیمی حالت کا بھی اندازہ کیا،علی قدر مراتب اپنے اپنے کلاس کے اعتبار سے مناسب ہیں،اکثر لڑکوں نے میرے اکثر سوالات کے جواب صحیح دیئے۔میں نے اس سلسلہ میں جن باتوں کی ضرورت دیکھی اس کی طرف بعض

کلاسوں میں تو اشارہ کر دیا اور بعض کلاس میں خود برت کر ہدایت کر دی،غرض کہ ایک جدید مدرسہ کے اعتبار سے اس کی موجودہ حالت غنیمت ہے،اور اس لائق ہے کہ اس کا الحاق مدرسہ بورڈ سے ہو جائے اور اس کے بعد ہی اس کی مالی امداد کی جائے۔

جناب سکریٹری صاحب مینجنگ کمیٹی کے ممبران کی منظوری کے بعد جلد از جلد مستقل درخواست دے کر میرے واسطے سے مدرسہ بورڈ کے سکریٹری صاحب سے منظوری حاصل کر لیں اور اس کے ساتھ میرے اس ملاحظہ کی ریمارک کی ایک نقل بھی ارسال کر دیں،بہتر ہوگا کہ دو دو کاپی مینیجنگ کمیٹی کی منظوری کی درخواست کی اور اس ملاحظہ کی میرے آفس میں جلد روانہ کر دیں تا کہ میرے واسطہ سے مدرسہ بورڈ میں داخل ہو جائے۔

آخر میں ہم داعی ہیں کہ خداوند کریم اس کو ہر طرح سے ترقی دے اور اس کے ہمداردن وبانی کو بامراد رکھے۔ دستخط

ابونعیم محمد مبارک کریم

کتاب المعائنہ مدرسہ محمدیہ استھانواں

تاثرات

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ

صدر شعبہ دینیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

خاکسار مناظر احسن گیلانی نے آج بتاریخ ۱۲ رمئی ۱۹۳۸ء مولوی سید تقی الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر کی دعوت پر مدرسہ فوقانیہ محمدیہ استھانواں کا معائنہ کیا، مدرسہ کی جانب سے ایک جلسہ بھی ہوا اور میں نے ایک تقریر بھی کی، ساتھ ہی ہر کلاس میں گھوم گھوم کر اساتذہ کی طرز تعلیم کو دیکھا اور ان کے اسباق سنے، رجسٹروں کا معائنہ کیا، طلبہ کی حاضری بھی دیکھی، الغرض تمام امور کے معائنہ کے بعد اب اپنی رائے درج کرتا ہوں۔

مجھے حیرت ہوئی کہ ابھی مدرسہ کے قیام کو چند مہینے ہوئے ہیں، لیکن ارباب استھانواں کے علمی ذوق اور مذہبی جوش نے اتنی قصیر مدت میں مدرسہ کو ایسی اچھی

حالت تک ترقی دے دی ہے کہ یہاں بحمداللہ اس وقت ۱۴۰ کی تعداد تعلیم پارہی ہے، مکان بھی خدا کے فضل سے بہت اچھا، وسیع اور پرفضا مل گیا ہے، اور سب سے زیادہ تعجب اس پر ہے کہ اس چھوٹے سے قریہ میں بیس طلبہ کو بستی والوں کی طرف سے مختلف طریقوں سے کھانے کا بھی نظم کردیا گیا ہے، اور اقامت خانہ کے لئے بھی ایک مستقل مکان بالفعل مل گیا ہے، جس میں طلبہ آرام سے یہاں الحمدللہ رہتے ہیں۔

میں بہت زیادہ متاثر اس مدرسہ کے صدر مولانا محمد قاسم صاحب ندوی سے کی انتظامی قوت اور دلچسپی سے ہوا، جو ان کو اس مدرسہ کی ترقی وفلاح سے ہے، مولانا ایک تجربہ کار، مستقل مزاج صاحب علم محنتی آدمی ہیں، مجھے ان کی وجہ سے خدا کے بھروسہ پر اس مدرسہ کا مستقبل شاندار نظر آتا ہے۔

بانیان مدرسہ نے بڑی دانشمندی سے کام لیا کہ اس مدرسہ میں اپنے صوبہ کے مدرسہ بورڈ کے نصاب کو نافذ کیا ہے، یہ نصاب اہل علم کے ایک روشن طبقہ کا مرتب کیا ہوا ہے، جس میں جدید علوم کے ساتھ اسلامی علوم کو سمونے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس نصاب کے فوقانیہ کی سند رکھنے والا با آسانی میٹرک کا بھی امتحان دے سکتا

ہے، مدرسہ میں شریک ہونا چاہے تو بآسانی متوسط درجہ میں وہ شریک ہوسکتا ہے، آخر میں مولوی سید تقی الدین کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں جن کے اخلاص و یندار ی اور ملک ووطن کی ارتقاء کی عزیمت کا یہ مدرسہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے۔

حق تعالی ان کو دین ودنیا میں عروج واقبال عطا فرمائے۔

فقط

مولانا مناظر احسن گیلانی

صدر شعبہ دینیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

کتاب المعائنہ مدرسہ محمدیہ استھانواں

تاثرات

بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند

آج میں نے اس مدرسہ کو دیکھا اور اس کی روز افزوں ترقی دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، اس کی مدد صرف خوشحال اور صاحب ثروت لوگ ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ غریب غرباء بھی اپنی بساط کے موافق اس کی اعانت کرتے ہیں۔ اور اس کے فائدہ کو سمجھتے ہیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ مدرسہ کا نظم تعلیم وغیرہ بہت قابل تعریف ہے مولوی سید محی الدین صاحب اور ان کے بھائی مولوی سید تقی الدین کی ہمدردی اور خاص توجہ لائق تحسین ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انہیں دو صاحبوں کی ہمت سے یہ مدرسہ چل رہا ہے، اس مدرسہ سے صرف استھانواں ہی مستفید نہیں ہوتا بلکہ آس پاس کے دیہات کے بچے بھی پڑھنے

آتے ہیں۔ مدرسہ کا افادہ روز بروز بڑھتا جارہا ہے اور اب اس میں دارالاقامہ کا بھی اضافہ ہوگیا جو بہت مستحسن ہے، مجھے امید ہے کہ یہ ہونہار ادارہ آئندہ ترقی کرے گا

عبدالحق

۴/اکتوبر ۱۹۳۸ء

کتاب المعائنہ مدرسہ محمدیہ استھانواں

تاثرات

مولوی سید نجم الہدیٰ صاحب گیلانی

سکریٹری مدرسہ اکزامنیشن بورڈ بہار

آج میں نے اس مدرسہ کو دیکھا، طلبہ کی تعداد ایک سو پچھتر اور مدرسین کی تعداد دس ہے، یہ مدرسہ اگزامنیشن بورڈ کے ساتھ ملحق ہے اور اس میں فوقانیہ تک کی تعلیم دی جاتی ہے، انتظامی و تعلیمی دونوں حالتیں بہت اچھی ہیں۔ مجھے امید بلکہ یقین ہے کہ یہ مدرسہ بہت کامیاب رہے گا اور روز افزوں ترقی کرتا جائے گا، مدرسہ اکزامنیشن بورڈ نے اس مدرسہ کو امداد دینا منظور کرلیا ہے، لیکن فنڈ کی کمی کے باعث امداد فوراً جاری نہ ہوسکی، ان شاء اللہ بہت جلد بورڈ کی طرف سے مدرسہ کو امدادی رقم دی جائے گی، اس علاقہ میں ایک اچھے مدرسہ کی سخت ضرورت تھی، اس مدرسہ نے اس ضرورت کو بہت حد تک پورا کردیا ہے

۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ بہت سے دوسرے مدارس کے مقابلہ میں اس مدرسہ کی تعلیمی وانتظامی حالتیں بہت بہتر ہیں اور مالی امداد حاصل ہونے کے بعد بہتر ہو جائے گی۔

سید نجم الہدیٰ

۴/اکتوبر ۱۹۳۸ء

کتاب المعائنہ مدرسہ محمدیہ استھانواں

کاروائی رپورٹ انجمن الفلاح (تجویز قیام مدرسہ محمدیہ استھانواں)

کاروائی جلسہ منعقدہ یکم جنوری ۱۹۳۸ء

باشندگان موضع استھانواں کا ایک جلسۂ عام یکم جنوری ۱۹۳۸ء بوقت ۴ بجے شام انجمن الفلاح ہال میں منعقد ہوا۔

(۱) مولوی سید عبدالحمید صاحب اور مولوی ظفیر الحق صاحب کی تائید سے باتفاق اراء مولوی محمد اسحاق صاحب صدر جلسہ منتخب ہوئے۔

(۲) مولوی سید تقی الدین صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ اس وقت تک استھانواں میں لڑکوں کی تعلیم جس اصول ونظام تعلیم کے ماتحت ہو رہی ہے وہ موجودہ زمانہ کے لحاظ سے بالکل ناکافی ہے، لہذا منظم طور پر انجمن مذکورہ کے ماتحت مدرسہ بورڈ کے نصاب کے مطابق ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی جائے، جمیع حاضرین جلسہ نے پُر جوش طور پر باتفاق رائے تائید کرتے ہوئے منظور کیا۔

(۳) مولوی سید تقی الدین صاحب نے تجویز پیش کیا کہ مدرسہ کا نام

''مدرسہ محمدیہ'' رکھا جائے، جس کی تائید جمیع حاضرین جلسہ نے کی۔

(۴) باتفاق رائے طے پایا کہ مولوی سید عبدالحمید صاحب چندہ دہندگان کی ایک مکمل فہرست بہت جلد تیار کریں۔

(۵) مولوی سید تقی الدین صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ مدرسہ کے اخراجات کے لئے باشندگان بستی سے ان کی آمدنی پر ایک روپیہ فیصدی ماہوار کے حساب سے چندہ مقرر کیا جائے۔

(۶) بہ تحریک مولوی محمد قاسم صاحب ندوی و بتائید حافظ قدرت اللہ صاحب باتفاق رائے مندرجہ ذیل اصحاب رکن انتظامی مدرسہ ہذا مقرر ہوئے۔

(۱) مولوی سید محی الدین صاحب صدر مدرسہ (۲) مولوی سید معین الحق صاحب پرنسپل نائب صدر، (۳) مولوی سید تقی الدین صاحب (۴) مولوی محمد اسحٰق صاحب (۵) مولوی اسرار الحق وکیل (۶) مولوی شمس الدین صاحب وکیل (۷) مولوی اسحاق صاحب مختار (۸) مولوی شیخ نصیر الدین صاحب (۹) مولوی سید عبدالمجید صاحب (۱۰) ناظم مدرسہ (۱۱) صدر مدرس۔

(۷) بہ تحریک مولوی شمس الدین احمد صاحب وکیل و بتائید مولوی شیخ نصیر

الدین باتفاق رائے (۱) مولوی سید محی الدین صاحب صدر مدرسہ (۲) مولوی سید معین الحق صاحب پرنسپل نائب صدر (۳) مولوی محمد اسحاق صاحب نائب صدر اور مولوی سید عبدالمجید صاحب معتمد مدرسہ مقرر ہوئے۔

(۸) باتفاق رائے یہ تجویز پاس ہوئی کے مدرسہ کے قیام کی اطلاع پریس میں بھیج دی جائے۔

محمد اسحاق

صدر

۱۱ر جنوری ۱۹۳۸ء

کاروائی رجسٹر انجمن الفلاح استھانواں (ص ۱۳)

کاروائی رپورٹ انجمن الفلاح برائے انتخاب اسٹاف

مدرسہ محمدیہ

کاروائی جلسہ منعقدہ جنوری دوئم ۱۹۳۸ء

جلسہ اراکین انتظامیہ مدرسہ محمدیہ ۲ر جنوری ۱۹۳۸ء زیر صدارت مولوی محمد اسحاق صاحب وکیل

(۱) مولوی سید تقی الدین صاحب نے تجویز پیش کی کہ مولوی محمد قاسم صاحب ندوی جنہیں تعلیمی وانتظامی معاملہ میں کافی تجربہ ہے، بحیثیت ناظم مدرسہ چالیس ۴۰ روپیہ ماہوار پر مقرر کئے جائیں جس کی تائید مولوی سید عبدالمجید صاحب نے کی اور باتفاق رائے منظور ہوئی۔

(۲) بہ تحریک مولوی سید عبدالمجید صاحب، وبتائید مولوی شمس الدین صاحب بایں غرض مندرجہ ذیل اراکین کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی کہ وہ مدرسین کا تقرر عمل میں لائیں۔

مولوی سید تقی الدین، مولوی محمد اسحاق صاحب وکیل، مولوی محمد قاسم صاحب ندوی

جلسہ سب کمیٹی مدرسہ محمدیہ زیر صدارت مولوی محمد اسحاق صاحب وکیل

بتاریخ ۲ر جنوری ۱۹۳۸ء بوقت ۴ر بجے شام۔

باتفاق رائے اراکین سب کمیٹی مندرجہ ذیل اصحاب ملازم مدرسہ مقرر کئے گئے۔

بمشاہرہ

(۱) مولوی سید سراج الحق صاحب شمسی	صدر مدرس	۳۵ (پینتیس) روپیہ ماہوار
(۲) مولوی سید محمد ندوی صاحب	مدرس	(۳۰) تیس روپیہ ماہوار
(۳) مولوی سید علی حسن صاحب شمسی	مدرس	(۳۵) پینتیس روپیہ ماہورا
(۴) مولوی حافظ معزالرحمٰن صاحب	مجود	(۲۵) پچیس روپیہ ماہوار
(۵) مولوی علی امام صاحب	خطاط	(۲۵) پچیس روپیہ ماہوار
(۶) مولوی انوارالحق صاحب ایف اے		(۲۵) پچیس روپیہ ماہوار
(۷) مولوی ظفیر الحق صاحب	میٹرک	(۲۵) پچیس روپیہ ماہوار
(۸) مولوی سید نعیم الحق صاحب	مدرس	(۱۵) پندرہ روپیہ ماہوار
(۹) مولوی سید مجیب الرحمٰن صاحب	مدرس	(۱۵) پندرہ روپیہ ماہوار

(۱۰)بابوبیششیور پرشادصاحب　　گرو　　(۱۰)دس روپیہ ماہوار

(۱۱)ہرواس ساوھ　　فراش　　(۳)تین روپیہ ماہورا

۴۔باتفاق طے پایا کہ فی الحال تین روپیہ مدرسہ کے متفرق اخراجات کے لئے منظور کیا جائے۔

محمد اسحاق

۳؍جنوری ۱۹۳۸ء